تعارف

(Introduction)

- دنیا کی کسی بھی زبان کو سیکھنے کے دو ہی طریقے ہیں۔اوّل یہ کہ اس زبان کے بولنے والوں میں بچپن سے ہی یا بعد میں رہ کر وہ زبان سیکھی جائے۔ دوم یہ اس زبان کے قواعد کی مدد سے وہ زبان سیکھی جائے۔ اس دوسرے طریقے طریقے سے یعنی قواعد و گرامر کے ذریعے زبان سیکھنے کے لیے دو کام بہت ضروری ہیں۔اوّل یہ کہ اس زبان کے زیادہ سے زیادہ الفاظ کا ذخیرہ ذہن میں جمع کرنے کی کوشش کی جائے۔ دوم یہ کہ اس ذخیرۂ الفاظ کو درست طریقہ پر استعمال کرنا سیکھا جائے۔
- الفاظ کو "درست طریقہ سے استعمال کرنا" سکھانے کے لیے کسی زبان کی گرامر کے قواعد مرتّب کیے جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ زبان پہلے وجود میں آجاتی ہے بعد میں ضرورت پڑنے پر اس کے قواعد مرتّب کیے جاتے ہیں۔ایسا کبھی نہیں ہوا کہ پہلے قواعد مرتّب کرکے کوئی نئی زبان وجود میں لائی گئی ہو۔یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن قواعد معدودے چند کے ہی مرتّب کیے گئے ہیں۔ بقیہ زبانوں کے لیے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔اور یہی وجہ ہے کہ کسی زبان کے قواعد اس زبان کے تمام الفاظ پر حاوی نہیں ہوتے بلکہ کچھ نہ کچھ الفاظ ضرور مستثنیٰ ہوتے ہیں۔یہ مسئلہ ہر زبان کے ساتھ ہے، فرق صرف کم اور زیادہ استثناءات کا ہے۔ یہ بات اہم ہے، اسے نوٹ کرلیں اور گرامر کا کوئی قاعدہ پڑھیں تو اس کے استثناء کے لیے ذہن میں ایک کھڑکی ضرور کھلی رکھیں ورنہ آپ پریشان ہوں گے۔
- عربی دنیا کی ان چند زبانوں میں سے ایک ہے جس کے قواعد مرتّب کیے گئے ہیں اور اتنی لگن اور عرق ریزی سے مرتّب کیے گئے ہیں کہ قواعد سے استثناء کی صورتیں اس زبان میں سب سے کم ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ماہرینِ لسانیات عربی کو بلحاظِ گرامر دنیا کی سب سے زیادہ منظّم و مرتب زبان ماننے پر مجبور ہیں اور عربی قواعد سمجھنے کے بعد اس زبان کا سیکھنا نسبتاً آسان ہے۔
- دنیا کی ہر زبان کے قواعد مرتّب کرنے کا بنیادی طریقۂ کار قریباً ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اس زبان کے تمام بامعنی الفاظ یعنی کلمات کو مختلف گروپس (*Groups*) میں اس انداز سے تقسیم کیا جاتا ہے کہ زبان کا کوئی لفظ اس درجہ بندی (*Grouping*) سے باہر نہ رہ جائے۔ کلمات کے ان گروپس کو کلمے کی اقسام یا اجزائے کلام (*Parts of Speech*) کہتے ہیں مختلف زبانوں کی گرامر لکھنے والے اس زبان کے الفاظ کی مختلف طریقوں پر تقسیم کرتے ہیں مثلاً عربی، اردو اور فارسی میں یہ تقسیم سہ گانہ ہے۔یعنی ہر کلمہ اسم، فعل یا حرف میں تقسیم ہوتا ہے۔ انگریزی میں اجزائے کلام (*Parts of Speech*) آٹھ یا نو ہیں۔ بہرحال ایک بات قطعی ہے کہ "اسم" اور "فعل" ہر زبان میں سب سے بڑے اور مستقل اجزائے کلام ہیں۔ باقی اجزاء کو بعض انہی میں سے کسی کا حصہ قرار دیتے ہیں اور بعض الگ قسم شمار کرتے ہیں مثلاً اردو، عربی اور فارسی میں ضمیر (*Pronoun*) اور صفت (*Adjective*) کو اسم ہی شمار کیا جاتا ہے مگر انگریزی میں "*Pronoun*" اور "*Adjective*" الگ الگ اجزائے کلام شمار ہوتے ہیں۔
- قواعد کے ذریعے سے کسی زبان کو سیکھنے کے لیے اس کے الفاظ کو درست طریقے پر استعمال کرنا ہی اصل مسئلہ ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں فعل اور اسم کے درست استعمال کو خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ دنیا کی ہر زبان میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ یہی ہیں۔ اسی لیے ہر زبان میں فعل کے استعمال کو درست کرنے کے لیے فعل کی گردانیں، صیغے، مختلف "زمانوں" میں اس کی صورتیں، مصدر وغیرہ یاد کیے جاتے ہیں ۔ انگریزی میں *Verb* کی تین شکلیں اور مختلف *Tenses* کے رٹنے اور یاد کرنے پر طلبہ کئی برس محنت کرتے ہیں۔
- اسم کے استعمال کو درست کرنے کے لیے کسی زبان کے واحد جمع، مذکّر مؤنّث، معرفہ نکرہ اور اسم کی مختلف حالتوں کے قواعد جاننا ضروری ہیں۔ مثلاً غیر حقیقی مؤنّث کا قاعدہ ہر زبان میں یکساں نہیں ہے۔ جہاز اور چاند اردو میں مذکّر مگر انگریزی میں مؤنّث بولے جاتے ہیں۔ سورج اور پنکھا عربی

میں مؤنث مگر اردو میں مذکّر بولے جاتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ فعل کے درست استعمال کے ساتھ اسم کو بھی ٹھیک طرح استعمال کیا جائے۔ اسم کے درست استعمال کے لیے ہر زبان میں عموماًاور عربی میں خصوصاًاسم کا چار پہلوؤں سے جائزہ لے کر اسے قواعد کے مطابق استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس صورت میں اسم کے استعمال میں غلطی نہیں ہو گی۔ وہ چار پہلو ہیں: (i)حالت (ii)جنس (iii) عدد (iv) وسعت(معرفہ و نکرہ)۔ جنہیں ہم انگریزی میں علی الترتیب Case(i) Gender(ii) Number(iii)اور Kind(iv) کہتے ہیں۔ عبارت میں استعمال ہوتے وقت از روئے قواعدِ زبان، ہر اسم کی ایک خاص حالت، جنس، عدد اور وسعت مطلوب ہوتی ہے۔ انہی چار پہلوؤں کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہم اپنے اسباق کا آغاز اسم کی حالت کے بیان سے کرتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل اسم، فعل اور حرف کی تعریف(Definition) کو دہرا لینا مفید ہو گا۔

- **اسم**:

اسم اس لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز، جگہ یا آدمی کا نام یا اس کی صفت ظاہر ہو۔ مثلاً رَجُلٌ(مرد)، حَامِدٌ (خاص نام)، طَیِّبٌ (اچھا)۔ اس کے علاوہ ایسا لفظ یا کلمہ بھی اسم ہوتا ہے جس کے معنی میں کوئی کام کرنے کا مفہوم ہو لیکن اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔ اس لیے اردو الفاظ کی مدد سے اس کو اچھی طرح سمجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

پہلے تین الفاظ پر غور کریں۔ مارا، مارتا ہے، مارے گا۔ ان تینوں الفاظ میں مارنے کے کام کا مفہوم ہے اور ان میں علی الترتیب ماضی، حال اور مستقبل کے زمانے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ تینوں لفظ فعل ہیں۔ پھر ایک لفظ ہے مارنا(ضَرْبٌ)۔ اس میں کام کا مفہوم تو ہے لیکن کسی بھی زمانے کا مفہوم نہیں ہے۔ اس لیے یہ لفظ اسم ہے اور ایسے اسماء کو مصدر کہتے ہیں۔

- **فعل**:

فعل وہ لفظ یا کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو اور اس میں تینوں زمانوں ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ مثلاً ضَرَبَ (اس نے مارا)، ذَھَبَ (وہ گیا)، یَشْرَبُ (وہ پیتا ہے یا پیے گا)وغیرہ۔

- **حرف**:

حرف وہ لفظ یا کلمہ ہے جو اپنے معنی واضح کرنے کے لیے کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو یعنی کسی اسم یا فعل سے ملے بغیر اس کے معنی واضح نہ ہوں۔ مثلاً مِنْ کے معنی ہیں "سے "لیکن اس سے کوئی بات واضح نہیں ہوتی۔ جب ہم کہتے ہیں مِنَ الْمَسْجِدِ یعنی مسجد سے، تو بات واضح ہوگئی۔ اِسی طرح عَلٰی (پر)۔ عَلَی الْفَرَسِ (گھوڑے پر)۔ اِلٰی (تک-کی طرف)۔ اِلَی السُّوْقِ (بازار تک یا بازار کی طرف)وغیرہ۔

- عربی گرمر کی تعلیم و تدریس بنیادی طور پر دو مضامین کے تحت کی جاتی ہے۔ ایک "نحو" اور دوسرا "صرف"، جن کی تعریفات مندرجہ ذیل ہیں۔

نحو:

اسم، فعل اور حرف کو جملوں میں استعمال کرنے کا طریقہ اور ان کے آخری حرف پر ہونے والی تبدیلیوں کو جاننے کا نام علمِ نحو ہے۔

صرف:

اسم، فعل اور حرف کی بناوٹ میں آنے والی تبدیلیوں کو جاننا علمِ صرف کہلاتا ہے۔